سوال

جو شخص دن کو عرفہ میں وقوف نہ کرسکے۔۔۔

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص اعمال حج میں شریک ہوا لیکن اپنے کام کی نوعیت کی وجہ سے اس کے لیے دن کے وقت عرفہ میں وقوف ممکن نہ ہوا تو کیا اس کے لیے یہ جائز ہے کہ لوگوں کے یہاں سے رخصت ہوجانے کے بعد وہ رات کو وقوف کرلے؟ کتنا وقوف کافی ہوگا؟ اگر وہ اپنی گاڑی میں عرفہ سے گزر جائے تو کیا یہ بھی کافی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وقوف عرفہ کا وقت نوتاریخ کی طلوع فجر سے قربانی کے دن کی طلوع فجر تک ہے، لہذا اگر کوئی حاجی نوتاریخ کو دن کے وقت وقوف نہ کرسکے تو وہ رات کو بھی وقوف کرسکتا ہے حتی کہ اگر طلوع صبح سے تھوڑی دیر پہلے خواہ چند منٹ ہی وقوف کرلے تو یہ بھی کافی ہے۔ اسی طرح اگر عرفات سے خواہ گاڑی ہی پر گزر جائے تو یہ بھی کافی ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ آدمی اس وقت حاضر ہو جب دیگر سب لوگوں نے وقوف کیا ہو، عرفہ کی شام ان کے ساتھ دعا میں شریک ہو، خشوع اور حضور قلب کا اظہار کرے، لوگوں کی طرح نزول رحمت اور حصول مغفرت کی امید کرے۔ اگر دن کو وقوف نہ کرسکے تو پھر رات کو کرلے، لیکن افضل یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو جلد وقوف کرے اور عرفہ میں آجائے خواہ تھوڑی ہی مدت کے لیے سہی اور اپنے رب کے سامنے ہاتھ پھیلا دے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ دعا کرے اور پھر لوگوں کے ساتھ مزدلفہ چلا جائے اور رات کے آخر تک مزدلفہ ہی میں رہے تاکہ اس کا حج مکمل ہوجائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی